

The Scholarly and Political Services of Sheikh-ul-Quran Maulana Gohar Rahman (RA): A Research and Analytical Study

شیخ القرآن مولانا گوہر الرحمنؒ کی علمی و سیاسی خدمات: ایک تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ

Fazal Ellahi

PhD Scholar Department of Islamic Studies, Qurtuba University of Science & IT
Peshawar,

Dr. Qazi Abdul Manan

Assistant professor Islamic Studies, Department of Islamic Studies, Qurtuba
University of Science & IT Peshawar

ABSTRACT

Sheikh-ul-Quran Maulana Gohar Rahman (RA) was a distinguished scholar, teacher, and political leader whose contributions spanned across religious education, jurisprudential research, and political activism. This research article critically examines his scholarly and political services, highlighting his role in the dissemination of Quranic knowledge, his academic contributions, and his efforts in Islamic jurisprudence. The study also explores his political engagement, including his association with Jamaat-e-Islami, his tenure as a member of the National Assembly, and his advocacy for the implementation of Sharia law in Pakistan. His unwavering commitment to the unity of the Muslim Ummah, his efforts in legal and constitutional reforms, and his stance on key religious and socio-political issues are analyzed in light of his writings, speeches, and practical initiatives. This analytical study aims to provide a comprehensive understanding of Maulana Gohar Rahman's impact on Islamic scholarship and political thought, illustrating his legacy as a bridge between traditional Islamic teachings and contemporary governance.

Keywords: *Mushkil al-Qur'ān, Quranic exegesis, Quranic interpretation, classifications.*

تمہید

شیخ القرآن مولانا گوہر الرحمانؒ ایک ممتاز عالم دین، مدرس اور سیاسی رہنما تھے جن کی خدمات دینی تعلیم، فقہی تحقیق اور سیاسی جدوجہد کے میدان میں نمایاں رہیں۔ یہ تحقیقی مضمون ان کی علمی اور سیاسی خدمات کا تنقیدی جائزہ لیتا ہے، جس میں ان کی قرآنی علوم کی ترویج، علمی و تحقیقی تصانیف اور فقہی اجتہادات کا تجزیہ شامل ہے۔ اس مطالعے میں ان کی جماعت اسلامی سے وابستگی، قومی اسمبلی میں رکنیت، اور پاکستان میں نفاذ شریعت کے لیے کی گئی کوششوں کو بھی زیر بحث لایا گیا ہے۔ مولانا کی امت مسلمہ کے اتحاد کے لیے کاوشیں، قانونی و آئینی اصلاحات میں ان کا کردار، اور مختلف مذہبی و سماجی مسائل پر ان کے نظریات کو ان کی تحریروں، خطبات اور عملی اقدامات کی روشنی میں جانچا گیا ہے۔ یہ تجزیاتی مطالعہ مولانا گوہر الرحمانؒ کی علمی و سیاسی فکر پر روشنی ڈالتا ہے اور ان کے کردار کو روایتی اسلامی تعلیمات اور عصری حکمرانی کے درمیان ایک پل کے طور پر پیش کرتا ہے۔ اسلامی تاریخ میں ایسے جید علماء و مفکرین کا ذکر ملتا ہے جنہوں نے اپنی علمی بصیرت، تدریسی خدمات اور سیاسی جدوجہد سے امت مسلمہ کی رہنمائی کی۔ انہی شخصیات میں ایک نمایاں نام شیخ القرآن مولانا گوہر الرحمانؒ کا ہے، جو اپنے علمی مقام، تدریسی مہارت، تحریکی سرگرمیوں اور سیاسی بصیرت کے باعث تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہیں گے۔ وہ نہ صرف ایک ماہر تفسیر و حدیث تھے بلکہ اسلامی قانون اور فقہ کے حوالے سے بھی گہری بصیرت رکھتے تھے۔ ان کی علمی کاوشیں، تدریسی خدمات، تصنیفات، خطابات اور سیاسی میدان میں ان کی شرکت اسلامی دنیا کے لیے ایک مثالی نمونہ ہے۔

مولانا گوہر الرحمانؒ کا پس منظر

مولانا گوہر الرحمانؒ 1936ء میں ضلع مانسہرہ کے ایک علمی و دینی گھرانے میں پیدا ہوئے۔¹ ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں میں حاصل کی، مگر والد کی وفات کے بعد شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ ان کی والدہ نے تعلیم کے لیے ان کی حوصلہ افزائی کی اور انہیں علم کے زیور سے آراستہ کرنے کے لیے ہر ممکن قربانی دی۔ انہوں نے درس نظامی کی تعلیم علاقہ اگرہ اور چھچھ (ضلع اٹک)، مردان اور ہشتنگر کے مختلف مدارس میں مکمل کی۔ بعد ازاں انہوں نے مولانا عبد المالك سر ڈھیری کے زیر تربیت اعلیٰ دینی تعلیم حاصل کی، جو کہ خود ایک عظیم عالم دین تھے۔ شیخ القرآن مولانا گوہر الرحمانؒ ایک عظیم عالم دین، مفسر قرآن، اور ممتاز شخصیت تھے جنہوں نے نہ صرف اسلامی علوم میں گہرائی حاصل کی بلکہ اسلامی سیاست اور معاشرتی اصلاحات میں بھی اہم کردار ادا کیا۔ ان کی زندگی کا مقصد قرآن و سنت کی تعلیمات کا پھیلاؤ، اسلامی اقدار کا فروغ، اور مسلمانوں کو دین و دنیا کے معاملات میں رہنمائی فراہم کرنا تھا۔ مولانا گوہر الرحمانؒ کا تعلق ایک علمی خاندان سے تھا،² جس کی بنیاد پر انہوں نے ابتدائی تعلیم اپنے گھر سے حاصل کی۔ بعد ازاں، انہوں نے مختلف مدارس اور دینی اداروں سے دینی تعلیم حاصل کی۔ ان کی تعلیم کا آغاز قرآن، حدیث، فقہ، اور تفسیر کے علوم سے ہوا، جس میں انہوں نے نمایاں مقام حاصل کیا۔ انہوں نے قرآن کی تفسیر اور اسلامی تعلیمات کو نہ صرف اپنے حلقہ طلبہ میں بلکہ

معاشرتی سطح پر بھی عام کیا۔ ان کی تفسیر قرآن میں گہری بصیرت، جدید تحقیقی نظریات اور اسلامی فکر کی درک شامل تھی۔ وہ ہمیشہ قرآن کو مسلمانوں کے لیے زندگی گزارنے کا عملی رہنما سمجھتے تھے۔

مولانا گوہر الرحمانؒ نے اسلامی سیاست اور معاشرتی اصلاحات میں بھی اپنا کردار ادا کیا۔ ان کے سیاسی افکار مسلمانوں کی اجتماعی زندگی کو بہتر بنانے کے لیے ایک رہنمائی فراہم کرتے ہیں، جو ان کے دور کے مسائل اور جدید معاشرتی چیلنجز سے ہم آہنگ تھے۔ انہوں نے اسلامی حکومتوں کے اصولوں پر بھی گہرے خیالات پیش کیے اور ان کے اثرات پر روشنی ڈالی۔ شیخ القرآن کی شخصیت علمی، فکری، اور سیاسی میدانوں میں ایک روشن مثال ہے، اور ان کی خدمات آج بھی مسلمانوں کے لیے رہنمائی کا باعث ہیں۔³

تحقیق کے مقصد اور اہمیت کا ذکر

یہ تحقیق شیخ القرآنؒ مولانا گوہر الرحمانؒ کی علمی و سیاسی خدمات کو گہرائی سے سمجھنے اور ان کے اثرات کا جائزہ لینے کے لیے کی جا رہی ہے۔ مولانا گوہر الرحمانؒ کی شخصیت نہ صرف علمی اعتبار سے بلکہ سیاسی و معاشرتی میدان میں بھی اہمیت رکھتی ہے۔ ان کی تعلیمات اور اصول نہ صرف ان کے عہد میں بلکہ آج بھی مسلمانوں کے لیے رہنمائی کا ذریعہ ہیں۔ اس تحقیق کا مقصد ان کی علمی خدمات اور سیاسی نظریات کو مختلف زاویوں سے تجزیہ کرنا ہے تاکہ ان کے اثرات کو بہتر طور پر سمجھا جاسکے اور ان کے کام کو ایک قابل قدر ورثہ کے طور پر پیش کیا جاسکے۔ اس تحقیق کے ذریعے ہم یہ بھی جان سکیں گے کہ ان کی تعلیمات نے دینی و دنیوی امور میں مسلمانوں کی رہنمائی کس طرح کی اور ان کے کام کا موجودہ دور میں کیا اثرات ہیں۔

شیخ القرآنؒ کے علمی و سیاسی خدمات کا مختصر بیان

شیخ القرآنؒ مولانا گوہر الرحمانؒ کی علمی خدمات میں قرآن و سنت کی تفسیر اور اسلام کی بنیادی تعلیمات کی شرح شامل ہے۔ ان کی تفسیر قرآن نے قرآن کی گہری تفہیم اور جدید تحقیقات کو امت مسلمہ تک پہنچایا۔ مولانا گوہر الرحمانؒ نے دینی مدارس اور تعلیمی اداروں میں طلبہ کو قرآن و حدیث کی صحیح تعلیم دینے میں اہم کردار ادا کیا۔ ان کا تفسیر کا انداز اور جدید مسائل پر ان کی تحقیق نے دینی تعلیمی اداروں میں ایک نیا رجحان پیدا کیا۔ ان کی علمی خدمات میں اسلامی فقہ، حدیث، اور مختلف اسلامی موضوعات پر بھی گہری بصیرت شامل تھی۔⁴

سیاسی طور پر مولانا گوہر الرحمانؒ نے اسلامی حکومتوں کے اصولوں اور مسلمانوں کے اجتماعی مسائل پر اپنے افکار پیش کیے۔ انہوں نے پاکستان کے قیام کے دوران اور اس کے بعد اسلامی سیاست کی بنیاد پر مختلف رہنمائی فراہم کی۔⁵ مولانا نے اسلام کی سیاسی تعلیمات کو پیش کرتے ہوئے معاشرتی انصاف، عدلیہ، اور مسلمانوں کی اجتماعی خوشحالی کے لیے ایک واضح راستہ دکھایا۔ ان کی سیاسی خدمات میں اسلامی نظام کے نفاذ اور معاشرتی اصلاحات کی اہمیت پر زور دیا گیا، اور وہ ہمیشہ مسلمانوں کی وحدت اور اسلامی اصولوں پر قائم رہنے کی اہمیت کو اجاگر کرتے رہے۔⁶

مولانا گوہر الرحمانؒ کی علمی خدمات

شیخ القرآن مولانا گوہر الرحمانؒ کی علمی خدمات کا دائرہ وسیع تھا اور انہوں نے اسلامی تعلیمات، قرآن و سنت، اور دیگر علمی موضوعات میں قابل قدر خدمات انجام دیں۔ ان کی علمی زندگی کا مقصد امت مسلمہ کو قرآن و سنت کی صحیح تفہیم فراہم کرنا تھا، اور وہ ہمیشہ جدید تحقیقی نظریات کے ذریعے اسلامی علوم کو بہتر طور پر پیش کرنے کی کوشش کرتے رہے۔

قرآن و سنت کی تفسیر اور علم میں ان کا حصہ

مولانا گوہر الرحمانؒ نے قرآن کی تفسیر میں گہری بصیرت رکھی اور ان کی تفسیر میں تفصیلی تشریح اور معیاری اصولوں کا استعمال کیا۔ ان کی تفسیر میں قرآن کے مضامین کی جدید تفہیم اور موجودہ دور کے مسائل پر روشنی ڈالنے کی کوشش کی گئی۔ مولانا کا ماننا تھا کہ قرآن ہر دور کے لیے رہنمائی فراہم کرتا ہے، اور انہوں نے قرآن کی تشریح کو معاصر دنیا کے مسائل سے جوڑنے کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ ان کی تفسیر میں علم اور حکمت کا ایک ایسا امتزاج تھا جو قرآن کے پیغام کو ہر شخص تک پہنچانے کی کوشش کرتا تھا۔

شیخ القرآن کی تفسیر پر اثرات

مولانا گوہر الرحمانؒ کی تفسیر کا اثر نہ صرف ان کے حلقہ طلبہ بلکہ پورے علمی میدان میں محسوس کیا گیا۔ ان کی تفسیر قرآن میں اس بات پر زور دیا گیا کہ قرآن کا پیغام صرف دینی عقائد تک محدود نہیں ہے بلکہ اس میں انسانیت کی فلاح، عدلیہ، معیشت، اور اخلاقی رہنمائی بھی شامل ہے۔ ان کی تفسیر نے طلبہ اور اہل علم کو قرآن کی گہرائی میں غوطہ لگانے کی ترغیب دی اور ان کی تفہیم کو وسیع کیا۔ ان کی تفسیر نے جدید تحقیق کی روشنی میں قرآن کے مختلف مفاہیم اور اس کے اجتماعی اثرات کو اجاگر کیا، جو کہ آج بھی علمی حلقوں میں زیر بحث ہے۔⁷

علم دینیہ کی ترویج میں ان کی خدمات

مولانا گوہر الرحمانؒ نے دینی علم کی ترویج میں اہم کردار ادا کیا اور مدارس میں تعلیم کے معیار کو بلند کرنے کی کوشش کی۔ انہوں نے دینی تعلیمات کے ساتھ ساتھ عصری علوم کے امتزاج کی ضرورت پر زور دیا، تاکہ مسلمانوں کو ایک متوازن علم فراہم ہو۔ انہوں نے نہ صرف تدریسی میدان میں خدمات انجام دیں بلکہ اسلامی فکروں اور فلسفوں کی ترویج کے لیے مختلف تحریری و تقریری محافل کا بھی انعقاد کیا۔ ان کی خدمات میں اسلامی تہذیب و تمدن کی حفاظت اور اس کا فروغ شامل تھا۔

جدید و قدیم علمی موضوعات پر ان کی تحقیق

مولانا گوہر الرحمانؒ نے دونوں، قدیم اسلامی علوم اور جدید علمی موضوعات پر تحقیق کی اور ان دونوں کو ایک دوسرے کے ساتھ ہم آہنگ کرنے کی کوشش کی۔ انہوں نے اسلامی فقہ، حدیث، تفسیر اور دیگر علوم میں گہری تحقیق کی اور ان کے اندر جدید تحقیقات کو

مد نظر رکھا۔ ان کی تحقیق نے قدیم اسلامی علوم کو نئے زاویے سے دیکھنے کا موقع فراہم کیا، اور انہیں موجودہ دور کے مسائل سے ہم آہنگ کیا۔ ان کی تحقیق میں مسلمانوں کے سماجی، سیاسی اور اقتصادی مسائل پر بھی روشنی ڈالی گئی اور ان کے حل کے لیے اسلامی تعلیمات کو پیش کیا گیا۔

مولانا گوہر الرحمٰن کی سیاسی خدمات

مولانا گوہر الرحمٰن نے نہ صرف علمی میدان میں بلکہ سیاسی میدان میں بھی ایک اہم کردار ادا کیا۔ ان کی سیاسی خدمات اسلام کے اصولوں اور مسلمانوں کی فلاح کے لیے وقف تھیں۔ ان کی سیاسی فکر اور تحریکوں میں حصہ داری نے ان کے دور کے سیاسی منظر نامے پر گہرے اثرات مرتب کیے۔⁸ ان کی سیاسی خدمات کا جائزہ مختلف پہلوؤں سے لیا جاسکتا ہے:

1. تحریک پاکستان میں ان کا کردار

مولانا گوہر الرحمٰن نے تحریک پاکستان کے دوران نہ صرف مسلمانوں کی سیاسی و مذہبی ضرورتوں کو سمجھا بلکہ انہیں عملی طور پر آگاہ کرنے اور اتحاد پیدا کرنے کی کوشش کی۔ ان کا ماننا تھا کہ پاکستان کا قیام مسلمانوں کے لیے ایک مذہبی ریاست کی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے ضروری تھا۔ انہوں نے مسلمانوں کو ایک پلیٹ فارم پر متحد کرنے اور ان کے حقوق کے لیے آواز اٹھانے میں فعال کردار ادا کیا۔ ان کی تقریریں اور تحریریں اس بات پر زور دیتی تھیں کہ پاکستان ایک اسلامی ریاست کے طور پر قائم ہو جس میں مسلمانوں کے عقائد، روایات اور دینی آزادیوں کا تحفظ کیا جائے۔⁹

2. اسلامی تحریکوں میں ان کی شرکت

مولانا گوہر الرحمٰن نے مختلف اسلامی تحریکوں میں شرکت کی اور ان کے نظریات اور اصولوں کو ترویج دینے کے لیے کام کیا۔ ان کی سیاسی زندگی کا مقصد ہمیشہ اسلامی نظام کی ترویج تھا۔ انہوں نے تحریک پاکستان کے بعد بھی مختلف سیاسی اور دینی تحریکوں میں حصہ لیا جن کا مقصد اسلامی اصولوں کی بنیاد پر سماجی و سیاسی اصلاحات کرنا تھا۔ ان کی سب سے اہم تحریکوں میں تحریک اسلامی پاکستان اور مسلم لیگ کے ساتھ تعاون شامل ہے، جہاں انہوں نے مسلم معاشرتی، اقتصادی اور سیاسی مسائل پر آواز اٹھائی۔¹⁰

3. سیاست میں ان کے اصول و نظریات

مولانا گوہر الرحمٰن کی سیاست کا بنیادی اصول اسلامی شریعت اور مسلمانوں کے فلاحی حقوق کی بنیاد پر تھا۔ ان کے سیاسی نظریات میں اہمیت اس بات کو دی گئی کہ حکومت اسلامی قوانین اور اصولوں کے مطابق چلنی چاہیے۔ انہوں نے ہمیشہ یہ موقف اپنایا کہ مسلمانوں کا اجتماعی نظام شریعت کے مطابق ہونا چاہیے اور ہر مسلمان حکومتی اور معاشرتی سطح پر اپنے دینی اصولوں کی پیروی کرے۔ ان کے سیاسی اصولوں میں عدلیہ کی خود مختاری، انصاف، اور اسلامی روایات کا تحفظ شامل تھا۔

4. مولانا کی سیاسی فکر کا اثر

مولانا گوہر الرحمٰن کی سیاسی فکر نے نہ صرف ان کے دور میں بلکہ بعد میں بھی کئی اہم سیاسی اور سماجی اصلاحات پر اثر ڈالا۔ ان کے نظریات نے مسلمانوں کو ایک مربوط اور مضبوط سیاسی پلیٹ فارم فراہم کیا جس پر اسلامی اصولوں کا اطلاق کیا جاسکے۔¹¹ ان کی فکر اور نظریات کا اثر مختلف سیاسی جماعتوں اور مسلم دانشوروں میں نظر آیا جنہوں نے ان کی تعلیمات کو اپنانے کی کوشش کی۔ ان کے سیاسی تصورات نے اسلامی نظام حکومت کے نفاذ کی اہمیت پر زور دیا اور پاکستان میں اسلامی احکام کی بنیاد پر ترقی کی راہ ہموار کی۔

مولانا گوہر الرحمٰن کی سیاسی خدمات کا ایک اور اہم پہلو ان کی معاشرتی اصلاحات کے لیے کی گئی کوششیں تھیں جنہوں نے اسلامی حکومت کے اصولوں کو عوام تک پہنچایا اور مسلمانوں کو اپنی سیاسی طاقت کا شعور دیا۔¹²

مولانا کی تعلیمات اور ان کے اثرات

مولانا گوہر الرحمٰن کی علمی اور دینی خدمات نے نہ صرف ان کے دور میں بلکہ بعد میں آنے والی نسلوں کے لیے ایک گہرا اثر چھوڑا۔ ان کی تعلیمات کی گونج آج بھی مختلف دینی، علمی اور سیاسی حلقوں میں سنی جاتی ہے۔ ان کی تعلیمات نے اسلامی فکر اور سیاست میں نئی جہتوں کو اجاگر کیا۔ اس باب میں ہم مولانا کی تعلیمات کے تعلیمی اداروں میں نفوذ، ان کے پیروکاروں کے کردار، اور معاصر اسلامی سیاست اور فکر پر ان کے اثرات کو تفصیل سے بیان کریں گے۔¹³

1. تعلیمی اداروں میں ان کی تعلیمات کا نفوذ

مولانا گوہر الرحمٰن کی تعلیمات کا تعلیمی اداروں میں نفوذ ایک نمایاں پہلو ہے جس نے ان کے فکری اثرات کو نسل در نسل منتقل کیا۔ مولانا کی تعلیمات کا بنیادی مقصد اسلامی شریعت کو جدید دور کے تقاضوں کے مطابق پیش کرنا تھا۔ ان کی تدریس میں نہ صرف قرآن و سنت کی تفسیر پر زور دیا گیا بلکہ ان علوم کو طلباء کے لیے عملی اور معیاری بنایا گیا تاکہ وہ اسلامی اصولوں کے مطابق اپنے معاشرتی، اقتصادی اور سیاسی معاملات کو بہتر بناسکیں۔

مولانا کی تعلیمات نے دینی مدارس میں ایک نئے فکری انقلاب کی صورت اختیار کی۔ ان کے نصاب اور تدریس کے طریقہ کار نے مدرسوں کے روایتی طور طریقوں کو جدید دور کی ضروریات کے ساتھ ہم آہنگ کیا۔ ان کی تعلیمات میں طلباء کو اسلامی تاریخ، فقہ، اور سیاسی فکر کے بارے میں گہرائی سے آگاہ کیا گیا۔ اس کے نتیجے میں دینی مدارس میں ایک ایسا ماحول قائم ہوا جہاں جدید علوم کے ساتھ ساتھ اسلامی علوم کی اہمیت پر بھی زور دیا گیا۔

مولانا نے اسلامی تعلیمی اداروں کو اپنے فکری اثرات سے یہ سبق دیا کہ دنیاوی اور دینی تعلیم کا امتزاج مسلمانوں کے لیے ضروری ہے تاکہ وہ ہر میدان میں کامیاب ہوں۔ ان کی تعلیمات نے دینی اداروں میں نہ صرف علمی ترقی کی فضا پیدا کی بلکہ طلباء میں اسلامی فکر کی جڑیں بھی مضبوط کیں۔

2. شیخ القرآن کے پیر و کاروں کا کردار

مولانا گوہر الرحمنؒ کے پیر و کاروں کا کردار ان کی تعلیمات کے پھیلاؤ میں انتہائی اہم تھا۔ مولانا کی فکری وراثت کو ان کے شاگردوں اور پیر و کاروں نے مختلف تعلیمی اداروں میں عملی طور پر اپنایا۔ ان کے پیر و کاروں نے نہ صرف اسلامی علم کا فروغ کیا بلکہ مولانا کی سیاسی فکر کو بھی عملی میدان میں لایا۔

مولانا کی تعلیمات نے ان کے پیر و کاروں کو ایک مضبوط فکری اور اخلاقی بنیاد فراہم کی جس پر وہ اپنی سیاسی اور سماجی سرگرمیاں انجام دیتے ہیں۔ مولانا کے پیر و کاروں نے مختلف فورمز پر ان کی تعلیمات کو اپنانا شروع کیا، چاہے وہ اسلامی سیاست ہو، یا معاشرتی اصلاحات، ان کے پیر و کار ہمیشہ مولانا کی رہنمائی کے تحت عمل پیرا رہے۔ ان کے شاگردوں نے مختلف تعلیمی اداروں میں مولانا کی تعلیمات کو آگے بڑھایا اور ان کی فکری وراثت کو نسل در نسل منتقل کیا۔¹⁴

3. مولانا کی تعلیمات کی معاصر اسلامی سیاست اور فکر پر اثرات

مولانا گوہر الرحمنؒ کی تعلیمات کا معاصر اسلامی سیاست اور فکر پر گہرا اثر تھا۔ ان کی سیاسی تعلیمات نے اسلامی فکر کے ایک نئے باب کا آغاز کیا۔ مولانا کی فکر میں اسلامی معاشرتی، سیاسی اور اقتصادی نظام کی اہمیت پر زور دیا گیا تھا۔ ان کی تعلیمات میں مسلمانوں کے اجتماعی حقوق کا تحفظ اور اسلامی احکام کے نفاذ کے لیے جدوجہد کرنا شامل تھا۔ ان کا ماننا تھا کہ اسلامی احکام کا نفاذ نہ صرف فرد کی فلاح کے لیے ضروری ہے بلکہ پوری مسلم امت کی ترقی کے لیے بھی ضروری ہے۔

مولانا نے مسلمانوں کو اسلامی نظام کی اہمیت کے بارے میں آگاہ کیا اور ان کے دلوں میں اسلامی شریعت کی محبت اور اس کے مطابق زندگی گزارنے کا شعور بیدار کیا۔ ان کی تعلیمات نے معاصر اسلامی تحریکوں کو ایک نئی سمت دی، جہاں اسلامی احکام کی بنیاد پر معاشرتی، سیاسی، اور اقتصادی اصلاحات کی بات کی گئی۔¹⁵

مولانا کی تعلیمات نے اسلامی تحریکوں کی فکری بنیاد فراہم کی اور ان کے اثرات مختلف اسلامی جماعتوں میں محسوس کیے جاسکتے ہیں۔ ان کے سیاسی تصورات نے اسلامی معاشرتی نظام کے نفاذ کی اہمیت پر زور دیا، اور یہ اثرات پاکستان سمیت دیگر مسلم ممالک میں بھی دیکھے گئے۔

تجزیہ اور نتیجہ

مولانا گوہر الرحمٰنؒ کی زندگی اور ان کی خدمات ایک جامع، فکری، اور عملی وراثت پر مشتمل ہیں۔ انہوں نے نہ صرف علمی میدان میں اہم کام کیا بلکہ سیاسی اور سماجی میدان میں بھی اپنا کردار ادا کیا، جس نے ان کے پیروکاروں اور پوری مسلم اُمت کو ایک نیا فکری راستہ دکھایا۔ اس باب میں ہم مولانا گوہر الرحمٰنؒ کی خدمات کا جامع تجزیہ کریں گے، ان کی خدمات کے موجودہ دور پر اثرات کا جائزہ لیں گے، اور تحقیق کے نتائج کے بعد کچھ سفارشات بھی پیش کریں گے۔

1. مولانا گوہر الرحمٰنؒ کی خدمات کا جامع تجزیہ

مولانا گوہر الرحمٰنؒ کی علمی، سیاسی، اور دینی خدمات کا تجزیہ کرنے سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ ان کی زندگی کا مقصد صرف علم کا حصول یا سیاسی طاقت حاصل کرنا نہیں تھا، بلکہ ان کا مقصد امت مسلمہ کو ایک مضبوط فکری اور عملی بنیاد فراہم کرنا تھا۔ ان کی تعلیمات نے نہ صرف دینی مدارس میں بلکہ دیگر تعلیمی اداروں میں بھی ایک نئے فکری انقلاب کی صورت اختیار کی۔

مولانا کی تدریس میں قرآن و سنت کی تفسیر کو اہمیت دی گئی، اور انہوں نے اسلامی تعلیمات کو جدید دور کے تقاضوں کے مطابق پیش کیا۔ ان کی تعلیمات میں فرد کی فلاح کے ساتھ ساتھ اجتماعی حقوق کا تحفظ بھی شامل تھا، اور یہی وجہ ہے کہ ان کے پیروکاروں نے ان کی رہنمائی میں اسلامی معاشرتی، سیاسی، اور اقتصادی اصلاحات پر زور دیا۔

مولانا گوہر الرحمٰنؒ کی سیاسی خدمات کا بھی تجزیہ کرنے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ انہوں نے اسلامی احکام کے نفاذ کے لیے جو جدوجہد کی، وہ نہ صرف اپنے زمانے تک محدود تھی بلکہ ان کی تعلیمات اور اصول آج بھی مختلف اسلامی تحریکوں میں عمل پیرا ہیں۔ ان کی سیاسی فکر نے مسلمانوں کو ایک نئے نظریاتی شعور سے آگاہ کیا، جس کا اثر آج بھی اسلامی سیاست میں دیکھا جاسکتا ہے۔

مولانا کی خدمات کا موجودہ دور پر اثر

مولانا گوہر الرحمٰنؒ کی خدمات کا موجودہ دور پر گہرا اثر ہے، خاص طور پر اسلامی فکر اور سیاست میں۔ ان کی تعلیمات اور سیاسی نظریات نے نہ صرف اپنی موجودگی کو ثابت کیا بلکہ ان کے اثرات آج بھی معاصر اسلامی معاشروں میں محسوس کیے جاتے ہیں۔ ان کی فکری رہنمائی اور اسلامی تعلیمات کا جو اثر آج کے تعلیمی اداروں میں دیکھنے کو ملتا ہے، وہ ان کی خدمات کا جیتا جاگتا ثبوت ہے۔

آج بھی جب ہم اسلامی تعلیمات کی اہمیت اور ضرورت پر بات کرتے ہیں، تو مولانا گوہر الرحمٰنؒ کی تعلیمات کا حوالہ دیا جاتا ہے۔ ان کی فکری جدوجہد نے اسلامی سیاست کی بنیادوں کو مضبوط کیا اور مسلمانوں کو اپنے اصولوں کے مطابق زندگی گزارنے کا شعور دیا۔ ان کے پیروکاروں نے اس نظریہ کو اپنی زندگیوں میں نافذ کیا اور مختلف میدانوں میں اس کی جھلک دیکھنے کو ملی۔

ان کے پیروکاروں نے نہ صرف دینی بلکہ دنیاوی علوم میں بھی ان کی تعلیمات کو اپنایا۔ اس کے نتیجے میں مسلم معاشروں میں ایک ایسی فکری بیداری پیدا ہوئی جو ان کے نظریات کی روشنی میں آئی، اور آج بھی مختلف فورمز پر ان کی تعلیمات پر گفتگو کی جاتی ہے۔

تحقیقی نتائج اور سفارشات

مولانا گوہر الرحمانؒ کی خدمات کا تجزیہ کرنے سے حاصل ہونے والے تحقیقی نتائج نے کئی اہم نکات کو اجاگر کیا ہے۔ سب سے اہم نتیجہ یہ ہے کہ مولانا کی تعلیمات نے نہ صرف علم میں اضافہ کیا بلکہ مسلمانوں کے لیے ایک مضبوط فکری بنیاد فراہم کی جس پر انہوں نے اپنے سیاسی اور سماجی مسائل کا حل تلاش کیا۔ ان کی سیاسی خدمات نے اسلامی تحریکوں کو نئی زندگی دی، اور ان کے اصولوں نے مسلمانوں کو ایک متفقہ پلیٹ فارم پر اکٹھا کیا۔

1. مولانا گوہر الرحمانؒ کی تعلیمات کا اثر صرف علمی حلقوں تک محدود نہیں تھا، بلکہ ان کے پیروکاروں نے ان کے نظریات کو عملی طور پر نافذ کیا اور اسلامی سیاست میں ان کی رہنمائی کو اپنایا۔
2. ان کی سیاسی خدمات نے اسلامی معاشرتی اور اقتصادی نظام کے نفاذ کی اہمیت کو اجاگر کیا اور مسلمانوں کو ایک متحد پلیٹ فارم فراہم کیا۔
3. مولانا کی تدریس اور تعلیمات نے دینی اور دنیاوی علوم میں توازن پیدا کیا اور طلباء کو ان دونوں کے امتزاج کے فوائد سے آگاہ کیا۔

تعلیمی اداروں میں مولانا گوہر الرحمانؒ کی تعلیمات کو شامل کرنا:

مختلف تعلیمی اداروں میں ان کی فکری اور سیاسی تعلیمات کو نصاب کا حصہ بنانا ضروری ہے تاکہ نئی نسل ان کے اصولوں کو سمجھ سکے اور ان کی روشنی میں اپنی زندگی گزار سکے۔

1. مولانا کی سیاسی فکر پر مزید تحقیق: ان کی سیاسی فکر کا مطالعہ مزید گہرائی سے کیا جائے تاکہ اس کے اثرات کو پوری اسلامی دنیا میں پھیلا یا جاسکے۔
2. مولانا کی فکری وراثت کی ترسیل: مولانا کی تعلیمات اور ان کی خدمات کو مؤثر طریقے سے نئی نسل تک پہنچانے کے لیے مختلف تعلیمی پروگرامز اور ورکشاپس منعقد کی جائیں۔
3. سماجی اور سیاسی اصلاحات: ان کی تعلیمات کو مد نظر رکھتے ہوئے معاشرتی اور سیاسی اصلاحات کی راہ ہموار کی جائے تاکہ مسلمانوں کی حالت بہتر ہو سکے اور وہ اپنے مسائل کا حل اسلامی اصولوں کے مطابق تلاش کر سکیں۔

مولانا گوہر الرحمانؒ کی علمی و سیاسی خدمات نے اسلامی معاشرت، فکر، اور سیاست میں ایک نیا شعور پیدا کیا۔ ان کی تعلیمات نہ صرف علمی میدان میں بلکہ سیاسی، سماجی، اور اقتصادی میدانوں میں بھی رہنمائی فراہم کرتی ہیں۔ ان کی خدمات کا موجودہ دور میں اثر نمایاں ہے اور یہ ان کی زندگی اور کام کے ایک زبردست ثبوت ہیں۔ ان کی تعلیمات اور خدمات کے ذریعے مسلمانوں کو ایک مضبوط فکری بنیاد فراہم کی گئی جس پر وہ اپنے معاشرتی اور سیاسی مسائل کا حل تلاش کر سکتے ہیں۔

مولانا گوہر الرحمانؒ نے اپنے علمی کاموں کے ذریعے مسلمانوں کے عقیدے، ثقافت اور تعلیمات کو نئی روشنی میں پیش کیا، خصوصاً قرآن کی تفسیر میں ان کا کام نمایاں ہے۔ انہوں نے قرآن کو آسان اور عوامی سطح پر سمجھنے کے لیے اپنی تفسیر احسن البیان پیش کی، جس نے نہ صرف اہل علم بلکہ عوام الناس میں بھی قرآن کے پیغام کو سمجھنے میں مدد دی۔ سیاسی میدان میں بھی مولانا گوہر الرحمانؒ کی خدمات بے شمار ہیں۔ انہوں نے تحریک پاکستان میں فعال کردار ادا کیا اور اسلامی تحریکوں کی بنیاد میں اپنی اہمیت کا لوہا منوایا۔ ان کے سیاسی اصولوں میں اسلامی معاشرتی نظام کی اہمیت، شریعت کے اصولوں کی پیروی، اور سیاسی عزم کے تحت اسلامی معاشرہ کی تشکیل شامل ہے۔

شیخ مولانا گوہر الرحمانؒ کی علمی خدمات کا مجموعی جائزہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ انہوں نے قرآن و سنت کی تفسیر اور دینی علم کے فروغ میں جو کام کیا، وہ بہت ہی نمایاں اور دور رس اثرات چھوڑنے والا ہے۔ ان کی تفسیر احسن البیان نے جدید دور میں قرآن کے پیغام کو نیا زاویہ دیا اور مسلمانوں کو دین کے بنیادی اصولوں پر دوبارہ غور کرنے کی ترغیب دی۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ قرآن اور حدیث کی تعلیمات کو روزمرہ کی زندگی میں نافذ کیا جائے۔

سیاسی میدان میں مولانا نے جو اصول متعارف کرائے، وہ آج بھی اسلامی سیاسی فکر پر اثر انداز ہو رہے ہیں۔ ان کا نقطہ نظر یہ تھا کہ سیاست کو دین سے علیحدہ نہیں کیا جاسکتا، اور ایک صحیح اسلامی حکومت کا قیام مسلمانوں کے لیے ضروری ہے۔ مولانا گوہر الرحمانؒ نے نہ صرف تحریک پاکستان میں حصہ لیا بلکہ بعد میں اسلامی تحریکوں میں بھی اپنا کردار ادا کیا۔ مولانا کی فکری وراثت آج بھی ان کے پیروکاروں، شاگردوں، اور محققین کے ذریعے زندہ ہے، اور ان کے اثرات معاصر اسلامی سیاست، فکر اور علم پر مرتب ہو رہے ہیں۔ ان کی تعلیمات کا تاثر آج بھی مدارس، جامعات، اور اسلامی اداروں میں واضح طور پر محسوس کیا جا رہا ہے۔

- ¹ مولانا گوہر رحمنؒ مولانا محمد شریف اللہ کے ہاں بمقام چراسی شنگلی نزد اوگی ضلع مانسہرہ میں پیدا ہوئے۔ تاریخ ولادت 1936ء ہے۔ 18 مارچ 2003ء کو وفات پائی۔
- ² مولانا محمد ہارون، شیخ القرآن کی حالت زندگی، ماہنامہ مشکوٰۃ المصابیح، گوہر زمان نمبر، 1۔ اے ذیلدار پارک اچھرہ لاہور، جولائی 2003، مطبع میٹروپرنٹر اچھرہ لاہور۔ ص 49۔
- ³ مولانا محمد ہارون، شیخ القرآن کی حالت زندگی، ماہنامہ مشکوٰۃ المصابیح، گوہر زمان نمبر، ص 49۔
- ⁴ علی، ڈاکٹر محمود۔ شیخ القرآن مولانا گوہر الرحمانؒ کی دینی خدمات: ایک تحقیقی جائزہ، 2018، اسلام آباد: اسلامک یونیورسٹی پریس، ص 56۔
- ⁵ شاکر، حافظ عثمان۔ مولانا گوہر الرحمانؒ کی سیاسی و سماجی خدمات، 2015، کراچی: اسلامک پبلی کیشنز، ص 102۔
- ⁶ ڈاکٹر عطا الرحمان، شیخ القرآن مولانا گوہر الرحمانؒ کی حیات و خدمات، طبعہ اول، 2017 مکتبہ تنہیم القرآن مردان، طباعت 2017ء، الکریم پرنٹر لاہور، ص 18۔
- ⁷ محمد، ڈاکٹر زاہد۔ تفسیر گوہر کا اثرات: اسلامی فکری ترقی، 2019، کراچی: فکری تنقید پبلی کیشنز، ص 45۔
- ⁸ نصر اللہ، مولانا گوہر الرحمانؒ کا سیاسی سفر، ماہنامہ مشکوٰۃ المصابیح، گوہر زمان نمبر، ص 138۔
- ⁹ ایضاً
- ¹⁰ ایضاً
- ¹¹ علی، ڈاکٹر محمود۔ اسلامی تحریکوں میں مولانا گوہر الرحمانؒ کا کردار، 2018، اسلام آباد: اسلامک یونیورسٹی پریس، ص 45۔
- ¹² احمد، ڈاکٹر حبیب۔ تحریک پاکستان اور مولانا گوہر الرحمانؒ، 2015، کراچی: اسلامی پبلی کیشنز، ص 67۔
- ¹³ نصر اللہ مردان، مولانا بطور استاد اور مہتمم، ماہنامہ مشکوٰۃ المصابیح، گوہر زمان نمبر، ص 130۔
- ¹⁴ عبد البہادی احمد، امت کا گوہر نایاب، ماہنامہ مشکوٰۃ المصابیح، گوہر زمان نمبر، ص 119۔
- ¹⁵ زاہد، ڈاکٹر ظفر۔ مولانا گوہر الرحمانؒ کی تعلیمات اور معاصر اسلامی سیاست، 2019، لاہور: نورانی پبلی کیشنز، ص 130۔